پنجاب نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۵) مطبوعہ ۲- فروری سنہ ۱۸۹۴ء روز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل ہند سعہ
"" ""
ایضاً پنجاب سے محصول ڈاک سعہ
دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی سعہ
کسی شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ✦

ایڈیٹوریل

اچھا گڈریا میں ہوں۔ اچھا گڈریا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے ؛ یوحنا ۱۰ : ۱۱ ✦

کلام اللہ کے اکثر مقامات میں خدا تعالیٰ کو گڈریے یا چوپان سے۔ اور اسکے ایماندار بندوں کو بھیڑوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور جماعت مومنین کو گلہ کہا گیا ہے۔ چنانچہ داؤد نے فرمایا کہ "خداوند میرا چوپان ہے۔ مجھکو کچھ کمی نہیں"۔ اور اپنے کو بھیڑ سے تشبیہ دیکر کہا۔ "وہ مجھے ہریالی چراگاہوں میں بٹھلاتا ہے۔ وہ راحت کے چشموں کی طرف مجھے لے پہنچاتا ہے" زبور ۲۳ : ۱و ۲ پھر وہ اپنی ماوں میں کلیسیا کی پریشانی کے سبب شکایت کرکے اُس کی بحالی اور رہائی کے لئے منت کرتا۔ اور یوں خدا سے ملتجی ہوتا ہے "اے اسرائیل کے گڈریے۔ تو جو یوسف کو گلے کی مانند لے چلتا۔ اور کروبیم کے اوپر تخت نشین ہے جلوہ گر ہو" زبور ۸۰ - ۱ ؛ پس خداوند مسیح نے بھی اپنے کو تمثیلاً فرمایا کہ وہ "اچھا گڈریا میں ہوں" اور میرے اچھا گڈریا ہونے کا ثبوت یہہ ہے۔ کہ میں اپنی بھیڑوں کو بچانے کے لئے اپنی جان تک دینے سے دریغ نہ کرونگا ؛ وہ اچھا گڈریا ہوکر اپنے دنیا میں آنے کا یہہ سبب بتلاتا ہے۔ کہ ایسے لوگ جو اس دُنیا کے جنگل میں اُن بھیڑوں کی مانند تھے جن کا کوئی چرواہا نہ ہو۔ اور وہ ہلاک ہونے کے خطرہ میں ہوں۔ زندگی اور نجات حاصل کریں ؛ چنانچہ خداوند فرماتا ہے ؛ دیکھہ میں ہی اپنی بھیڑوں کی تلاش کرونگا۔ اور اُنہیں ڈھونڈھ نکالونگا۔ جس طرح سے گڈریا جس دن کہ وہ بھیڑوں کے درمیان ہو جو پراگندہ ہوگئی ہیں اپنے گلے کو ڈھونڈھتا ہے۔ اسی طرح میں اپنی بھیڑوں کو ڈھونڈونگا اور اُنہیں ہر کہیں سے جہاں وہ ابر و تاریکی کے دن تتر بتر ہوگئی ہیں بچا لاؤنگا ؛ حزقیئیل ۳۴ : ۱۱ و ۱۲ و ۱۲ ✦

اب وہ لوگ جو کہا کرتے ہیں۔ کہ اگر مسیح خدا ہے۔ تو اسکو ایسی کیا غرض اور ضرورت تھی۔ کہ وہ آدمیوں کے بدلے دنیا میں آکر دُکھہ اُٹھاوے۔ اور صلیبی موت کو گوارا کرے۔ گمشدہ انسان کی قریب الہلاکت حالت پر اور خداوند کی محبت اور اُس کے رحم و کرم پر کچھہ غور و فکر کریں تو معلوم ہوگا کہ مسیح کا مجسم ہوکر دنیا میں آنا۔ اور گنہگاروں کے بدلے میں اپنی جان دینا کیا معنے رکھتا ہے ؛ اس میں شک نہیں کہ مسیح کا انسانی صورت کو اختیار کرکے دُکھہ اُٹھانا۔ اور مارا جانا مجبوری و بے مقدوری کی وجہ سے نہ تھا۔ جیسا کہ اُس نے اسی باب کی سترہویں اور اٹھارہویں آیتوں میں فرمایا کہ۔ "باپ مجھے اس لئے پیار کرتا ہے۔ کہ میں اپنی جان دیتا ہوں۔ تاکہ میں اُسے پھر لوں۔ کوئی

شخص اُسے مجھ سے نہیں لیتا۔ پر میں آپ اُسے دیتا ہوں۔ میرا اختیار ہی کہ اُسے دوں۔ اور میرا اختیار ہی کہ اُسے پھر لوں یہہ حکم میں نے اپنے باپ سے پایا" ؛ یہہ بات روز ازل سے قرار پا چکی تھی کہ گنہگار بنی آدم کے کفارہ کے لئے ابن اللہ بصورت انسان ظاہر ہو کے ایک کامل قربانی گذرانے۔ اور خدا و انسان میں صلح کرا کے دو کو ایک کرے۔ جیسا لکھا ہے کہ مسیح نے اپنا جسم دیکر دشمنی کو یعنے شریعت کے حکموں اور رسموں کو کھو دیا۔ تاکہ وہ صلح کرا کے دو سے آپ میں ایک نیا انسان بنا دے۔ اور آپ میں دشمنی مٹا کے صلیب کے سبب سے دونوں کو ایک تن بنا کر خدا سے ملا دے" ؛

افسیوں ۲: ۱۵و۱۶ ✦

لیکن متعصب اور نفسانی آدمی ان باتوں کو ہرگز قبول نہیں کرتا۔ اور انجیل کی زندگی بخش تعلیمات کے مقصد و معنی کو نہ سمجھکر اپنے تاریک فہم و عقل کے مطابق اُن کی تفسیر و تشریح کرتا ہی ؛ چنانچہ تحفہ محمدیہ میں کسی مسلمان نے لکھا ہی کہ "حضرت مسیح کسی طور سے راضی نہ تھے کہ مصلوب ہوں" اور اپنے اِس خیال کے ثبوت میں خداوند مسیح کی اُس دُعا کو جو اُسنے گتسمنی میں مانگی انجیل سے اقتباس کیا ہی۔ اور لکھا ہی کہ "اُس کے گڑگڑا کر یہہ دُعا مانگنے سے۔ کہ "ای باپ اگر ہو سکے تو یہہ پیالہ مجھ سے گذر جائے" ثابت ہوتا ہی کہ مسیح کسی طور سے راضی نہ تھے" ✦

افسوس ہی کہ اِس قسم کے اعتراض اور خیال کرنے والے اشخاص مقدس نوشتوں سے بخوبی واقفیت نہیں رکھتے۔ اور صرف اپنے مطلب کے پورا کرنے کے واسطے کہیں سے کوئی بات نکال کر اپنے حسب منشا اُس کی شرح و بیان کرتے ہیں ؛ معترض نے شاید اُس دُعائیہ آیت کے آخری الفاظ پر غور نہیں کیا جو یہہ ہیں :- "تو بھی میری خواہش نہیں۔ بلکہ تیری خواہش کے مطابق ہو" ؛ بات یہہ ہی کہ جبتک مسیح کی روح پاک انسان کے ذہن کو نہ کھولے۔ وہ کلام اللہ کی ان باتوں کو ہرگز سمجھ نہیں سکتا۔ اور نہیں جانتا کہ یوں لکھا۔ اور یوں ہی ضرور تھا۔ کہ مسیح دُکھ اُٹھاوے اور تیسرے دِن مُردوں میں سے جی اُٹھے" ؛ لوقا ۲۴: ۴۶ ✦

مُراسلات

بقیہ تنقیح مُباحثہ

بقیہ نمبر ۲ - فضیلت انجیل یا قرآن

بقیہ انجیل کی آمد

(سلسلہ قایم کرنے کیلئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۱۵ - دسمبر ۱۸۹۹ء)

تیسرا اصول - اسی اصول کے تقاضے کے موافق مسیح نے جو شریعت دی۔ تو اپنی رسالت کو ویسے ہی واضح ثبوتوں سے ثابت کیا۔ جیسا پہلی الہامی کتاب۔ یعنے توریت کے دینے والے نے کیا تھا۔ اور انہیں ثبوتوں کی بنا پر مسیح نے اپنی شریعت پر ایمان اور عمل طلب کیا تھا۔ اس بحث میں کچھ ضرورت نہیں ہی کہ معجزات کے امکان پر بحث کی جائے۔ جیسا منکران الہام کے مقابل میں کرنی پڑتی ہی۔ اور اس بات کی بھی ضرورت نہیں ہی۔ کہ معجزات کی صداقت کے لئے بیرونی ثبوت دیئے جائیں۔ کیونکہ یہہ عہد ہو چکا ہی۔ کہ الہامی کتاب سے دعوی۔ اور اسی کتاب سے اُسکا ثبوت دینا چاہئے ؛ اور یہہ اچھا طریق ہی۔ کیونکہ الہام کا ثبوت دینا اُسی شخص کیطرف سے ہونا چاہئے جو الہام کا مدعی ہوا ؛ اس حال میں میں یہہ بیان کرتا ہوں۔ کہ مسیح نے اپنی رسالت و مسیحائی کا کیا ثبوت دیا تھا ؛ جو ثبوت اُسنے اس امر میں عہد عتیق سے دیئے تھے۔ اُن کا ذکر ہو چکا ہی۔ اور اب اُن واضح دلایل کا ذکر آتا ہی۔ جو مثل موسیٰ کے مسیح خداوند نے دیئے تھے ؛ جس دعوی۔ اور جس خصوصیت کے ساتھ مسیح خداوند آیا۔ اُن کی وجہہ سے ضرور تھا۔ کہ وہ واضح اور کامل ثبوت دے۔ اور اسی سبب لوگوں کا حق تھا۔ کہ اُس سے ثبوت طلب کریں ✦

"یہودیوں نے جواب میں اُس سے کہا۔ کیا نشان تو ہمیں دکھلاتا ہی۔ جو یہہ کام کرتا ہی ؛ یسوع نے جواب دیکر اُنہیں کہا کہ اِس ہیکل کو ڈھا دو۔ اور میں تین دِن میں کھڑا کرونگا"... "اُسنے اپنے بدن کی ہیکل کی بابت کہا تھا" (یوحنا ۲: ۱۸؛ ۲۱) ✦

"یہودیوں نے اُسے آگھیرا۔ اور اُس سے کہا۔ کہ تو کب تک ہمارے دِل کو اُدھر میں رکھیگا ؟ اگر تو مسیح ہی۔ تو ہمکو صاف کہدے ؛ یسوع نے جواب دیا۔ کہ میں نے تو تمہیں کہا۔ اور تم نے یقین نہ کیا۔ جو کام میں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں۔ یہہ میرے گواہ ہیں ؛ (یوحنا ۱۰: ۲۴، ۲۵) "اگر میں اپنے باپ کے کام نہیں کرتا۔ تو مجھ پر ایمان مت لاؤ" ؛ (آیت ۳۷، ۳۱) ✦

"یوحنا نے قیدخانہ میں مسیح کے کاموں کا حال سُنکر اپنے شاگردوں میں سے دو کو بھیجا۔ اور اُس سے پوچھوایا۔ کہ کیا جو آنے والا تھا تو ہی ہی۔ یا ہم دوسرے کی راہ تکیں ؟ یسوع نے جواب میں اُنہیں کہا۔ کہ جو کچھ تم سُنتے اور دیکھتے ہو۔ جا کے یوحنا سے بیان کرو۔ کہ اندھے دیکھتے اور لنگڑے چلتے۔ کوڑھی پاک صاف ہوتے۔ اور بہرے سُنتے۔ اور مُردے جی اُٹھتے ہیں۔ اور غریبوں کو خوشخبری سُنائی جاتی ہی ؛ اور مبارک وہ ہی جو میرے سبب ٹھوکر

دکھاوے" ۔ (متی ۱۱: ۲-۶) ۔

مسیح نے خود فرمایا۔ کہ "مجھ پاس یوحنا کی گواہی سے ایک بڑی گواہی ہے۔ اسلئے کہ یہہ کام جو باپ نے مجھے سونپے ہیں۔ تاکہ پورے کروں۔ یعنے یہہ کام جو میں کرتا ہوں مجھ پر گواہی دیتے ہیں۔ کہ باپ نے مجھے بھیجا ہے" ۔ (یوحنا ۵: ۲۶ و ۲۷) ۔

"خدا آپ اُن پر نشانوں اور کرامتوں اور طرح طرح کے معجزوں۔ اور روح قدس کی بٹی ہوئی نعمتوں سے اپنی مرضی کے موافق گواہی دیتا رہا" ۔ (عبرانیوں ۲: ۴) ۔

رسولوں نے بنی اسرائیل کو یوں فرمایا۔ کہ "اے اسرائیلی مردو یہہ باتیں سنو کہ یسوع ناصری ایک مرد تھا جس کا خدا کی طرف سے ہونا تم پر ثابت ہوا۔ اُن معجزوں۔ اور عجیبوں اور نشانیوں سے۔ جو خدا نے اُس کی معرفت تمہارے بیچ میں دکھلائیں۔ جیسا تم آپ بھی جانتے ہو" ۔ (اعمال ۲: ۲۲) ۔

وہ معجزے اور نشان جو مسیح نے دکھائے اور جن کی تفصیل انجیل مقدس میں موجود ہے اُن کی فہرست ہم ہارن صاحب کی تفسیر سے نقل کرتے ہیں ۔

		متی باب	مرقس باب	لوقا باب	یوحنا باب
۱	پانی کا مے بنایا جانا ۔	۰	۰	۰	۲
۲	کفرناحوم کے ایک امیر کے لڑکے کا شفا پانا ۔	۰	۰	۰	۴
۳	ایک بھیڑ میں سے نادیدہ ہو کر نکل جانا ۔	۰	۰	۴	۰
۴	مچھلیوں کے غول کا معجزہ ۔	۰	۰	۵	۰
۵	ایک شیطان کے مقبوض کا شفا پانا ۔	۰	۱	۴	۰
۶	پطرس کی ساس کا شفا پانا ۔	۸	۱	۴	۰
۷	بہتیروں کا چنگا کیا جانا ۔	۸	۱	۴	۰
۸	ایسا ہی تمام گلیل میں ۔	۴	۱	۰	۰
۹	ایک کوڑھی کا چنگا ہونا ۔	۸	۱	۵	۰
۱۰	جھولے کا مارا جو چھت سے لٹکایا گیا ۔	۹	۲	۵	۰
۱۱	بیت حسدا والے حوض کے ناتوان کا چنگا ہونا ۔	۰	۰	۰	۵
۱۲	سوکھے ہاتھ کا چنگا ہونا سبت کے دن ۔	۱۲	۳	۶	۰
۱۳	بہتیروں کا چنگا ہونا ۔	۱۲	۲	۰	۰
۱۴	بہتیروں کا چنگا ہونا اور بعض کا صرف چھونے سے ۔	۰	۰	۶	۰
۱۵	صوبہ دار کا لڑکا ۔	۸	۰	۷	۰
۱۶	نائین میں ایک بیوہ کے لڑکے کا زندہ ہونا ۔	۰	۰	۷	۰
۱۷	مختلف معجزات جو ثبوت میں دیئے گئے ۔	۱۱	۰	۷	۰
۱۸	بہتیرے چنگے کئے گئے ۔	۹	۰	۰	۰
۱۹	ایک شیطان کا مقبوض ۔	۹	۳	۱۱	۰
۲۰	بحری طوفان کا بند کرنا ۔	۸	۴	۸	۰
۲۱	شیاطین کے تمن کا نکالا جانا ۔	۸	۵	۸	۰
۲۲	عورت جس نے دامن چھوا تھا ۔	۹	۵	۸	۰
۲۳	جیرس کی بیٹی کا زندہ کیا جانا ۔	۹	۵	۸	۰
۲۴	دو اندھے ۔	۹	۰	۰	۰
۲۵	ایک گونگا جسکو شیطان نے گرفتار کیا تھا ۔	۹	۰	۰	۰
۲۶	رسولوں کو چنگا کرنے کی قدرت دیگئی ۔	۱۰	۶	۹	۰
۲۷	بہت سے بیماروں کا چنگا ہونا ۔	۱۴	۹	۰	۰
۲۸	پانچ ہزار کا سیر ہونا ۔	۱۴	۶	۹	۶
۲۹	مسیح کا سمندر پر چلنا ۔	۱۴	۶	۰	۶
۳۰	کشتی کا فوراً پار جانا ۔	۰	۰	۰	۶
۳۱	جتنوں نے اُسے چھوا چنگے ہو گئے ۔	۱۴	۶	۰	۰
۳۲	سائروفنیکی عورت کی بیٹی ۔	۱۵	۷	۰	۰
۳۳	ایک بہرا اور گونگا آدمی ۔	۰	۷	۰	۰
۳۴	بہت جماعتوں کا چنگا ہونا ۔	۱۵	۰	۰	۰
۳۵	چار ہزار بھوکوں کو سیر کرنا ۔	۱۵	۸	۰	۰
۳۶	ایک اندھا چنگا ہوا ۔	۰	۸	۰	۰
۳۷	مسیح کی صورت کا نورانی ہونا ۔	۱۷	۹	۹	۰
۳۸	ایک بہرا اور گونگا شیطانی ۔	۱۷	۹	۹	۰
۳۹	ایک مچھلی کے منہ سے نیم مثقال کا سکہ لانا ۔	۱۷	۰	۰	۰
۴۰	ایک جنم کا اندھا ۔	۰	۰	۰	۹
۴۱	کبڑی عورت ۔	۰	۰	۸	۰
۴۲	ایک جلندھر والے کا سبت کے دن چنگا ہونا ۔	۰	۰	۱۴	۰
۴۳	دس کوڑھیوں کا چنگا ہونا ۔	۰	۰	۱۷	۰
۴۴	لعازر کا مردوں میں سے زندہ ہونا	۰	۰	۰	۱۱

		متی باب	مرقس باب	لوقا باب	یوحنا باب			متی باب	مرقس باب	لوقا باب	یوحنا باب
۴۵	اندھا برتیمی ؛	۲۰	۱۰	۱۸	۰	۴۸	ملکوس کے نوکر کا کان چنگا کرنا ؛	۲۶	۱۴	۲۲	۱۸
۴۶	بہت سے اندھے اور لنگڑے ؛	۲۱	۰	۰	۰	۴۹	مچھلیوں کا معجزہ جو زندہ ہونے کے بعد کیا ؛	۰	۰	۰	۲۱
۴۷	انجیر کا درخت سوکھایا گیا ؛	۲۱	۱۱	۰	۰	۵۰	مسیح کا خود مردوں میں سے زندہ ہونا ؛	۲۸	۱۶	۲۴	۲۰

فہرست مسطورہ کے نمبر ۹ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۴ و ۳۱ و ۴۴ و ۴۵ و ۳۳ و ۲۴ و ۶ سے ظاہر ہوتا ہی کہ مسیح نے سیکڑوں نہیں بلکہ ہزارہا معجزے کئے ؛ خداوند کے معجزوں میں یہہ ایک بڑی خصوصیت تھی کہ طرح بہ طرح کے تھے ؛ دوسرے یہہ کہ ظاہر سب کے سامنے دکھلائے۔ ایسا کہ انسان کے حواس خمسہ اُن کی تفتیش کر سکتے تھے ؛ چنانچہ لوگوں کو خواہ دوست تھے خواہ دشمن تفتیش کا موقع دیا گیا اور بعض معجزات کی تفتیش کی بھی گئی۔ بعضے ایمان لائے اور بعضے بے ایمان رہے ؛ باوجود انجیل کے مفصل بیان اور صریح ثبوتوں کے مرزا صاحب مباحثہ کے آخری دن کی تقریر میں کہتے ہیں۔ کہ قرآن معجزات سے بھرا ہوا ہے اور خود وہ معجزہ ہی۔ توجہ سے دیکھیں۔ اور پیشگوئیاں تو اُس میں دریا کی طرح بہہ رہی ہیں اسلام کے غلبہ کی ضعف اسلام کے وقت خبر دی۔ سلطنت روم کے غلبہ کی اُن کے مغلوب ہونے سے پہلے خبر دی شق القمر کا معجزہ بھی موجود ہی۔ مگر حضرت مسیح کے معجزات کا ہیں کچھ پتہ نہیں لگتا۔ بیت صیدا کے حوض میں اُن کی رونق کھودی۔ پیش گوئیاں نری اٹکل معلوم ہوتی ہیں۔ اور زیادہ افسوس یہہ ہی کہ بعض پوری نہ ہوئیں۔ مثلاً یہہ پیشگوئی کب اور کس وقت پوری ہوئی کہ تم سے ابھی بعض نہیں مرینگے کہ میں آسمان پر سے اُتر آؤنگا" ؛

تعجب اور افسوس کی بات ہی کہ باوجود انجیل مقدس کے صحیح بیانات کے مرزا صاحب کو مسیح کے معجزات کا پتہ نہیں لگتا اور محمد صاحب کے معجزات کا پتا لگا لیا ہی۔ جو معجزہ کرنے سے انکاری رہے۔ اور شق القمر کو نہ تو اپنا دکھلایا ہوا معجزہ کہا۔ اور نہ کبھی اُسکو معجزہ سمجھکر ثبوت رسالت میں دلیل کے طور پر پیش کیا۔ اور نہ اُس معجزہ کا کوئی ثبوت بھی ہی اور نہ کسی اَور ملک کی تواریخ میں اس آسمانی معجزہ کا ثبوت پایا جاتا ہی ؛ یہی حال حضرت کی اُن پیشگوئیوں کا ہی۔ جنکی بابت مرزا صاحب کہتے ہیں کہ دریا کی طرح قرآن میں بہہ رہی ہیں ؛ وہ ایک فوجی افسر کے قیاسی قرینے ہیں۔ نہ کہ پیش گوئیاں اُن کو محمد صاحب نے پیش گوئیاں قرار دیکر کبھی ثبوت رسالت میں پیش نہیں کیا۔ اور اسلام کے غلبے کی ضعف اسلام کے وقت جو خبر دی تھی۔ وہ تو آپ بھی جانتے ہیں۔ بالکل غلط ثابت ہوئی ؛ میرے کہنے پر اگر اعتبار نہ ہو تو۔ اسلام کی حالت دیکھ لیجئے ؛ اپنی فتوحات کے بھروسے پر اسلام کے غلبے ہی کی خبر دیگئے۔ اگر پیشگوئی کی بخشش ہوتی۔ تو قوم و مذہب اسلام کے زوال کی بھی خبر دے جاتے۔ جو خلیفوں کی فتوحات کے بعد سے اسلام پر وارد ہو رہا ہی اور پھر معلوم ہووے کہ بیت حسدا کے حوض نے مسیح کے معجزات کی رونق نہ کھوئی تھی۔ بلکہ اُس کے معجزات سے اپنی رونق گنوا دی۔ اور مسیح کے معجزات کے مقابل میں اُسکی شفا بخش تاثیر آئندہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گئی ؛ اُس حوض کی بابت لکھا ہی۔ کہ جو کوئی کہ پہلے اُس میں اُترتا کیسی ہی بیماری میں گرفتار ہوا ہو چنگا ہو جاتا تھا۔ مگر موت کی بیماری سے شفا پانے کا ذکر نہیں ہی۔ صرف زندہ بیماروں کا ذکر ہی۔ مرے ہوؤں کا نہیں ؛ اور انجیل پڑھتے وقت آپ کو یاد ہوگا کہ مسیح نے مردوں کو بھی زندہ کیا تھا۔ اور خود بھی مرکر زندہ ہوا تھا ؛ پس تو بیت حسدا کے حوض سے مسیح کے معجزات کی زیادہ قدر و قدرت ثابت ہوتی ہی + مرزا صاحب مسیح کے صریح معجزات سے دیدہ و دانستہ چشم پوشی کرتے ہیں۔ اور محمد صاحب کو معجزے منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ معجزات سے انکاری تھے ؛ معلوم ہوا کہ یہہ صرف آپکی باتیں ہیں نہ کہ کتابوں کے اصلی بیان ہیں ؛

اور پیش گوئیوں کی بابت معلوم ہووے۔ کہ جب وقوع میں آجاویں۔ تو معجزہ کا زور رکھتی ہیں۔ اور مسیح خداوند کی کوئی پیشگوئی ایسی نہیں۔ جو اپنے وقت پر وقوع میں نہ آئی ہو ؛ جب وہ پیشگوئی کرتا تھا۔ تو ایسے طور سے

حاشیہ + مسیح کی قدرت اور فضیلت ثابت کرنے کے لئے یوحنا رسول اُس حوض کا ذکر کرتا ہی۔ اور ایک شخص بیس برس کے بیمار کا بھی جو اُس حوض کی ڈیوڑھی میں پڑے پڑے بے نصیب رہا تھا۔ اور خداوند کے اس حکم سے کہ " اُٹھ اور اپنا کھٹولا اُٹھا کر چلا جا" شفا پائی اور چلا گیا۔ یاد رہے کہ اُس پانی میں شفا بخش تاثیر تب آتی تھی جب خدا کا فرشتہ اُس کو ہلاتا تھا۔ اور اسی لئے مسیح کے معجزات اور اُس حوض کے پانی کی تاثیر بعض باتوں میں مطابق تھی ؛

کہ اُسکو وقوع میں لانا اُس کے اپنے اختیار میں ہی ؛ مرزا صاحب نہایت بیجا سخن کہتے ہیں۔ کہ مسیح کی پیش گوئیاں صرف انکلیں ہیں ؛ مسیح کی نسبت ایسی بیجا - اور غلط بات کہنے سے تو قرآن میں پیش گوئیوں کا دریا بہنے نہیں لگتا ؛ دیکھئے آپ بھی تو پیش گوئی کرنے کا دعوے کرتے ہیں - تو کیا اب تک جھوٹی اور سچی پیش گوئی میں تمیز نہیں کر سکتے ہو ؟ مسیح نے اپنی پیشگوئیوں کی بابت یہہ فرمایا تھا کہ " آسمان اور زمین ٹل جائینگے پر میری باتیں ہرگز نہ ٹلینگی " ؛ (متی ۲۴ : ۳۵) باوجود اس کے آپ کہتے ہیں کہ یہہ پیشگوئی کب - اور کسوقت پوری ہوئی - کہ تم سے ابھی بعض نہیں مرینگے - کہ میں آسمان پر سے اُتر آؤنگا ؛ چاہئے تھا کہ مرزا صاحب اِس عبارت کا پتہ دیتے - کیونکہ ایسی عبارت کسی پیشگوئی میں نہیں ہی ؛ متی ۱۶ : ۲۸ کی عبارت یہہ ہی کہ " اُن میں سے جو یہاں کھڑے ہیں - بعضے ہیں - کہ جبتک ابن آدم کو اپنی بادشاہت میں آتے دیکھہ نہ لیں - موت کا مزہ نہ چکھینگے " ؛ مرقس راوی اِس بات کو یوں بیان کرتا ہی - کہ جبتک خدا کی بادشاہت قدرت سے آتی دیکھہ نہ لیں " وغیرہ (۹ : ۱) - اب مسیح کا اپنی بادشاہت میں آنا - یا کہ اُس بادشاہت کا قدرت کے ساتھہ آنا اس دُنیا میں مسیح کی کلیسیا کے قایم ہو جانے کی خبر ہی - اور یہہ بھی کہ مسیح اپنی کلیسیا کو بہت جلد ہی قایم کریگا - اور وقت ایسا نزدیک تھا - کہ بعضے سامعین تب تک زندہ رہینگے - اور ایسا ہی ہوا - کہ مسیح خداوند روح القدس کے نزول کے ذریعہ آیا - اور رسولوں کو قوت بخشی - اور کلیسیا قایم کی ؛ اور پھر اُن کو جو کلیسیا کے دشمن تھے - اور مسیح کے کام دیکھکر بھی بے ایمان رہے تھے - اُن کے مقابل میں وہ اپنی بادشاہت میں آیا - اور سزا دینے والی قدرت کے ساتھہ آیا - اور یروشلم کو ٹھیک اسی طرح برباد کر دیا - اور یہودی قوم کو اُسی طرح ہلاک اور پراگندہ کر دیا - جس طرح وہ فرما گیا تھا ؛ اور اُس پیشگوئی کو پورا ہوتے ہوئے نہ صرف رسولوں نے دیکھا جو اُسوقت سامعین میں سے تھے - خصوصاً یوحنا رسول نے - جو یروشلم کی بربادی کے بعد تک زندہ رہا - بلکہ اُس سارے پُشت یہود نے دیکھا - جیسا خداوند نے متی ۲۴ : ۳۴ میں فرمایا تھا ؛ اس تکمیل کے لئے یوسیفس مورخ کی تواریخ دیکھنی چاہئے ؛ اُسوقت اگر کوئی قرینہ ایسی پیش گوئی کرنے کا معاون ہوتا - تو مسیح کی پیشگوئیوں کو انکل کہنے کی گنجایش ہوتی - مگر ایسا تو ہرگز نہیں تھا - کسی کو گمان تک نہیں ہو سکتا - کہ قوم یہود - اور اُن کی ہیکل - اور شہر یروشلم اسطرح برباد ہونگے - جس طرح مسیح نے فرمایا تھا ؛ سو مرزا صاحب چاہئے کہ ذرہ سمجھ بوجھ کر بات کی جاوے ؛ مسیح کی یہہ جلالی اور قدرت والی آمد اپنی کلیسیا کے لئے ۳۳ء میں ہوئی - اور اُس کے واقع ہونے سے ۲۷ برس پیشتر اُس آمد کا حکم صادر ہوا ؛ تب سے مسیح کی بادشاہت بڑھتی - اور قایم ہوتی چلی آئی ہی اور اگرچہ کبھی کبھی اُسکی حالت کمزور نظر آئی - مگر کچھہ مضایقہ نہیں - کیونکہ مقدر ہو چکا ہی - کہ " دوزخ کے دروازے اُس پر فتح نہ پائینگے " (متی ۱۶ : ۱۸) ، فوج کشی کے غلبوں سے دھوکھہ نہ کھاؤ - سچائی سب سے زبردست ہی اور سچائی ہی غالب ہوگی ؛

حاصل کلام یہہ ہی کہ مسیح خداوند نے اِس دُنیا میں اپنی آمد کے لئے ظاہر ثبوت دیئے تھے - جن کے نہ صرف اُس زمانہ کے مخالف یہودی - اور ایماندار لوگ ہی قایل ہیئے - لیکن بعد میں وہ لوگ بھی جو الہام کا دعوی کر گئے مسیح کے معجزات کی بابت قایل تھے - اور یوں کہہ گئے - کہ وَاٰتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ - یعنے دیئے عیسے بیٹے مریم کو معجزے صریح - میں جانتا ہوں کہ جو کوئی دیانتداری اور صدق سے دریافت کرے تو اُس کو مسیح کے معجزات کا صاف صاف پتا لگ جاتا ہی - اور خداوند نے صریح طور پر قدرت کے کام دکھلانے میں کوئی کسر نہ رکھی تھی ؛ اور موسی کیطرح اپنی رسالت کے ظاہر ثبوت دیئے تھے ؛

باقی آئندہ

ایک غلطی کی اصلاح

نور افشاں نمبر ۱ - جلد ۴۴ - ایڈیٹوریل کالم کے صفحہ ۱ ہے کے کالم اول میں سیالکوٹ کے نوجوان دیسی مسیحیوں کی طرف سے " کرسچن ینگ مین ہیلپنگ ہینڈ " کے نام سے ایک نئے مجمع کے قایم ہونے کی خبر درج ہی ؛ بڑی خوشی کی بات ہی - لیکن دیکھنے میں آیا ہی - کہ صرف بابت قایم ہونے ایسے مجمعوں کے اول ہی اول خوشی سے خبریں شایع ہوتی ہیں - لیکن بعدہ کوئی خبر اُس کی کارروائی کی نہیں نکلتی - شروع ہوتے ہی ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ جاتے ہیں ؛ اس میں کچھہ شک نہیں کہ ایسے مجمعوں کی اس ملک کے مسیحیوں کو بڑی ضرورت ہی - کیونکہ یہہ طریقہ باعث ترقی مسیحیان اور دیگر اقوام کا ہی - مگر جبکہ آئے دن سننے میں آتا ہی کہ فلاں جگہہ میں فلاں قسم کا مجمع قایم ہوا ہی - اور یہہ ہوگا یا وہ ہوگا - لیکن ہوتا کچھہ بھی نہیں - اُسکا نام و نشان بھی نظر نہیں آتا تو پھر یہہ صرف مثل ایک کھیل کے معلوم ہوتا ہی - جس طرح کہ لڑکے ایک قسم کا کھیل ریتے سے کیا کرتے ہیں - اور ریت سے کچھہ کچھہ بنایا کرتے ہیں - لیکن تھوڑی میں اُسکو مٹا کر نام و نشان مٹا دیتے ہیں ؛ اگر ایسی ہی کارروائی ہمارے دیسی مسیحی نوجوان کرتے ہیں - تب تو فضول ہی - لیکن اگر استقلال اور مستعدی

سے کسی کام میں ہاتھ ڈالا جاوے - اور اسکو انجام تک پہنچایا جاوے - تو البتہ ایسے کاموں سے بڑا فائدہ نکل سکتا ہے ۔ سیالکوٹ کے مسیحی نوجوانوں نے اچھا کیا ہے شاباش اس سے بہتر کوئی دوسرا کام نہیں ۔ اے نوجوانو کمر ہمت باندھو - اور روح کے ہتھیار باندھکر مخالفت کا جو آپ کے چوگرد ہو رہی ہے خدا سے مدد پاکر مقابلہ کرو - اور غالب آؤ ۔ لیکن اس مجمع کے مقاصد میں - جیساکہ پرچہ نور افشاں میں درج کئے گئے - ایک غلطی معلوم ہوتی ہے ۔ لکھا ہے کہ مسیح کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنا - عوام کو اسکی بشارت دینا وغیرہ وغیرہ اور دس احکام پر چلنا اس مجمع کے مقاصد ہونگے ۔ پہلی باتیں تو بہت درست اور بجا ہیں لیکن پچھلی بات میں ہم کو کلام ہے ۔ اگرچہ میرے اس کہنے پر کوئی کہے ۔ کہ پھر کیا ہمکو دس حکموں پر نہ چلنا چاہئے؟ اس کا جواب یہہ ہے کہ ان حکموں پر ہم چل نہیں سکتے - اور نہ کوئی چلا ہے - اُن پر چلنا ہماری طاقت میں ہوتا - تو مسیح کا آسمان سے آنا ضرور نہ تھا ۔ مسیحی ہو کر اگر پھر وہی بھاری جوا ہماری گردن پر رہا جو ہم سے پہلے اُٹھایا نہ جاتا تھا - تو ہمکو مسیح سے کیا فائدہ ہوا؟ شائد سیالکوٹ کے مسیحی نوجوان خداوند مسیح کے فرمان کو جو متی کی انجیل کے ۱۱ باب کی آخری آیت میں لکھا ہے بھول گئے ۔ اور بھاری بوجھ ابھی تک اُٹھانا چاہتے ہیں ۔ پیارے جوانو مجھے یقین ہے کہ آپ نے مسیح کا ہلکا بوجھ اُٹھایا ہے - شریعت کا بھاری بوجھ کسی بشر سے اُٹھایا نہ گیا - اسلئے مسیح نے کہا - کہ میرا جوا ملائم اور میرا بوجھ ہلکا ہے اُسکو اُٹھاؤ ۔ میری سمجھ میں آپکے مقاصد میں تو مسیح کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنا ہونا کافی ہے - اسی میں سب کچھ آجاتا ہے - اور حقیقت میں تو ہم خدا کے تمام حکموں کو مسیحی ہو کر مانینگے - لیکن وہ ماننا ہماری طاقت سے نہ ہوگا - پر روح کے زور اور قوت سے ہوگا ۔ وہ ہماری طرف سے نہ ہوگا - بلکہ خدا کے مفت فضل کے باعث سے ہوگا جو ہم میں کام کریگا ۔ نہ تو مسیحی اور نہ کوئی دس حکموں پر چل سکتے ہیں - صرف مسیح نے اُن کو پورا کیا اور اب ہم شریعت کے بند میں نہیں - بلکہ فضل کے تحت میں ہیں - اسلئے ایسا کہنا کہ ہم دس حکموں پر چلیں - فضل کو اولٹنا اور شریعت کے بند میں پڑنا ہے - جس سے نجات نہیں ۔

راقم

ایک خادم الدین

ہندوستان میں کانگرس کا شور

اس ملک میں بہت لوگ کانگرس کے معاون معلوم ہوتے ہیں ۔ جس تھوڑے سے انگریزی خواں کو دیکھو - کانگرس کا دم بھرتا ہے - اور اپنے خیالات میں گویا کانگرس کے رزولوشنس کو عمل درآمد ہوا ہوا ہی خیال کرتا ہے - حالانکہ یہہ صرف گھر ہی گھر کی خیالی پلاؤ ہے - اور سرکار نے اس میں ابتک کوئی سٹیپ نہیں لیا - بلکہ ایک طور سے صاف نہیں - تو در* پردہ سرکار اُسکی مخالف معلوم ہوئی ہے - کیونکہ سرکار دانا ہے - اور دانائی سے مثل دانا باپ کے جو اپنے بال بچوں کے واسطے اُن سے زیادہ بہتر باتوں کو جانتا ہے - اور اگر قبل از وقت کسی بڑے کام کے کرنے کے لئے وہ دلیری کریں - لیکن باپ کو یقین ہو کہ وہ ابھی اس لائق نہیں ہیں - تو وہ حکمت سے ایسا کہ اُن کی دل شکنی بھی نہ ہو - اور ہمت بھی نہ ٹوٹ جائے - ایک طرح سے منع کرتا ہے - اور ایک طرح سے دلیری بھی دلاتا ہے - اور اُن کی بہتری کا خواہاں ہو کر اُنکا ہر صورت سے فائدہ چاہتا ہے ۔ اسی طرح پر سرکار اپنی ہند کی رعایا کے واسطے کرتی ہے ۔ کوئی یہہ بھی خیال نہ کرے - کہ سرکار یہہ نہیں چاہتی - کہ ہندوستان کے دانا لوگ (اگر دانا بن سکیں اور حکومت کر سکیں) اپنی حکومت آپ کرنا نہ سیکھیں - بلکہ وہ دل سے چاہتی ہے - اور ایک بھاری ثبوت اس بات کا لوکل سلف گورنمنٹ کا انتظام ہے - جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سرکار خود اس بات کی خواہاں ہے کہ اس ملک کے لوگ سلف گورنمنٹ کو سمجھیں اور کر سکیں ۔ لیکن جس حال میں کہ لوکل سلف سسٹم ابھی تک ہندوستانیوں سے ٹھیک حالت پر نہیں لایا گیا - بلکہ اکثر اُسکے ممبر نالائق ثابت ہوئے ہیں - تو کیونکر نیشنل کانگرس جیسا بڑا بھاری کام ہندوستانیوں سے ہو سکیگا - اور وہ اس میں کامیاب ہو کر اپنا انتظام خوبی اور عقلمندی سے خود کر سکینگے؟ نہیں ہرگز نہیں ۔ وہ ابھی اس لائق نہیں ہوئے - شائد ہو جائیں - اور یہہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ کبتک ہونگے - ایک زمانہ تک - ایک صدی تک - کون کہہ سکتا ہے ۔ لیکن ابھی یہہ خیال قبل از وقت ہے - اس سے پہلے ایک بڑا بھاری کام ہونا درکار ہے اور ضرور ہے کہ یہہ اس سے پہلے ہو - جو یہہ ہے کہ ہندوستان میں ایک نیشن (یعنے قوم) ہو جائے - کیونکہ اب ہندوستان کا حال قومیت کے لحاظ سے ناگفتہ بہہ ہے - ایک قوم نہیں - دو تو واہ نہیں - بلکہ بیشمار اقوام ہیں ۔ بھلا کوئی گن تو دے؟ تو پھر بتاؤ نیشنل

نوٹ* در پردہ میں واسطے کہ ہمیں اُسکی ہندوستان کی ہونہار اور رعایت [illegible] کسی اذیت نہیں جیساکہ [illegible] کا خیال ہے ۔

کانگرس (یعنے قومی مجمع حکومت) اُس بنا پر قائم ہوسکتی ہے؟ جبکہ قوم ایک نہیں۔ ایک دل نہیں۔ اور جبکہ تعصب کی آگ ابھی اس ملک میں بھڑکتی رہتی ہے اور آجکل بھی سُلگ سُلگ کر کبھی کبھی شُعلہ زن ہوکر ہماری سرکار کو بے چین کرتی ہے؛ مثلاً محرم۔ دُسہرہ۔ اور عید قربانی کے بلوے و فساد جو آئے دن ادہر اُدہر سے سُننے میں آتے ہیں۔ اور سرکار کو رفع فساد کے لئے مجبوراً اچھے اچھے آدمیوں سے مچلکے لینے پڑتے ہیں۔ اور مذہبی جنگ جویاں جو اس درجے تک پہنچتی ہیں کہ بازاروں میں عام جگہوں پر بھی وعظ کرنا منع کیا جاتا ہے مناسب تو یہہ ہے کہ اول ہم سرکار کو لوکل سیلف گورنمنٹ سسٹم بہت عُمدہ صورت سے پُورا کرکے دکھلادیں۔ اور اس چھوٹی سی حکومت میں ہوشیاری اور وفاداری دکھلادیں۔ اور سرکار پر ثابت کردیں۔ کہ ہم ضرور حکومت کرسکتے ہیں۔ دیکھو ہمارا انتظام اور طریقہ :. پر افسوس کہ رعیت تو لوکل سیلف گورنمنٹ کو جو آپ کے ہاتھوں میں آگئی ہے ایک ⁂ وبال جانتی ہے۔ اور اخباروں میں بہت دفعہ درخواستیں کی جاتی ہیں۔ کہ یہہ سسٹم موقوف کیا جاوے تو خوب ہو :.

دیسی حکام سے جو اعلیٰ عہدوں پر مامور ہوگئے ہیں دیسی ایسے خوش نہیں ہوتے۔ جیسے کہ انگریز حاکموں سے اسکا سبب میں ٹھیک نہیں کہہ سکتا۔ کہ کیا ہے۔ کچھ تو ہوگا :. لیکن ایسا دیکھنے اور تجربہ میں آتا ہے :. پھر جب کُل حکومت ہی آپ کے ہاتھوں میں آگئی۔ تو کیا ہوگا؟ میں خود بھی دیسی ہوں۔ اور دل سے چاہتا ہوں کہ حکومت ہمارے اپنے ہاتھوں میں آجائے اور اپنا انتظام ہم آپ کرلیا کریں۔ لیکن خوف آتا ہے۔ کہ یُوں نہ ہو۔ یا وُوں نہ ہو :. اور پھر اُس یُوں یا وُوں کا علاج نہ ہوگا :. اس خوف کے مارے ابھی اس کارروائی کو قبل از وقت سمجھتا ہوں۔ اور اپنے بھائیوں ہموطنوں کو آگاہ کیا چاہتا ہوں کہ نیشنل کانگرس سے جسکا شور مچاتے ہو ذرا سمجھکر رہو اور دیکھ بھال کر ہاں یا نا کرو۔ اور خصوصاً دیسی مسیحیوں سے التماس ہے۔ کہ آپ تو دیگر اقوام میں آٹے میں نمک بھی نہیں ہو۔ تو پھر بھلا آپ کو کون پُوچھیگا؟ آپ کی رائے اگر قابل غور بھی ہو کون تائید کریگا۔ اور کون اُس پر ووٹ دیگا؟ یقین ہوتا بلکہ صاف نظر آتا ہے۔ کہ جو کچھ رائے قرار پایا کریگی آپکے نقصان میں نہیں تو فائدے میں بھی نہ ہوا کریگی :. جو مثال بھائی واعظ نے نورافشاں مطبوعہ ۵- جنوری ۱۸۹۴ء میں دی ہے بالکل درست ہے دوسری قومیں اپنا کام نکال لیا کرینگی اور آپ مُنہہ دیکھتے رہ جایا کروگے +

نورافشاں مطبوعہ ۔ جنوری ۱۸۹۴ء میں نیشنل کانگرس اور مسلمان کے عنوان سے ایک خبر شایع ہوئی ہے۔ کہ لودیانہ میں خواجہ تاج الدین صاحب نے بیان کیا کہ بعض سیدھے مسلمان یہہ نہیں سمجھتے کہ نیشنل کانگرس والے کیا کہتے ہیں۔ مگر وہ تو ایک سہل تمثیل سے سمجھ میں آسکتا ہے۔ مثلاً ہم پانچ آدمیوں کو ایک بلند قلعہ کی دیوار پر چڑھنا ہے سب سے تیز ہوش والا ہم میں نیشنل کانگرس ہے۔ جو یہہ تدبیر بتلاتا ہے۔ کہ ایک دوسرے کے کندھے پر کھڑے ہوکر اوپر چڑھ جائیں۔ اس طرح پر کہ سب سے نیچے مسلمان کھڑا ہو۔ اُسکے اوپر سکھ۔ اُسپر راجپوت۔ اُسپر پارسی۔ اور سب کے اوپر کانگرس والا۔ جسکا ہاتھ قلعہ کے کنگرہ تک پہنچ جائیگا۔ اور وہ اوپر چڑھ جائیگا۔ مگر وہ چاروں نادان اُس چالاک اور بے وفا دوست کے مُنہہ کیطرف دیکھیں گے۔ کہ اب ہم کو اوپر کس طرح پر چڑھا سکتا ہے۔ مگر وہ اب کچھ نہ کریگا۔ بلکہ اُنکی طرف دیکھکر مسکرا کر کہیگا۔ کہ اب آپ چلتے بنئے۔ یہاں تمہارا کچھ کام نہیں۔ اگر نیچے کھڑے رہتے ہو تو اوپر سے پتھر پھینکتا ہوں !! اگر مسلمان اپنے کو ایسا سمجھتے ہیں جو اس ملک میں دیگر اقوام کے ہم پلہ ہیں تو خیال کرو کہ دیسی عیسائی کس شمار میں ہوسکتے ہیں؟ اگر مسلمانوں کو کانگرس سے الگ رہنا چاہئے۔ تو مسیحیوں کو تو ضرور چاہئے +

راقم
ایک دیسی عیسائی

واقعات اور رائیں

جعل کا کمال

رُوس کے شاہی بنک کا آجکل ناکوں دم آرہا ہے۔ اور وجہ اسکی جعلی نوٹوں کی ترقی ہے +

یہہ جعلی نوٹ اس قسم کی غضب کی صفائی کے ساتھ ہُوبہو اصلی کیطرح بنے ہوئے ہیں کہ بڑے سے بڑے مشاق بھی اصلی کو جعلی سے نہیں پہچان سکتے۔ تمام حکام جعلسازوں کو پکڑنے میں بالکل ناکامیاب ہوکر نا امید ہوگئے ہیں :. ادہر سے برابر بنک میں نوٹ روپیہ حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں اور خزانہ کو لاچار روپیہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ اگر روپیہ ادا نہ کیا جاوے تو بلوہ کا خطرہ ہے اور تمام ملک میں نوٹوں کا اعتبار بالکل جاتا رہیگا۔ دوم وجہ روپیہ دینے سے انکار نہ کرنے کی یہہ بھی ہے کہ کوئی نہیں بتلا سکتا اور کسیصورت میں شناخت نہیں کرسکتا کہ یہہ نوٹ جعلی ہے۔ پھر کس بنیاد پر روپیہ نہ دیں؟ اہلکاران بنک نے اپنی قطعی لاچاری کے اظہار میں بنک کی الماری میں ۲ نوٹ ایک ہی نمبر اور ایک ہی تاریخ کے دکھانے کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ اسمیں مطلق شبہہ نہیں کہ ۲ ان میں سے جعلی ضرور ہیں لیکن شناخت

⁂ لوکل سیلف گورنمنٹ کا یہہ حال اور کانگرس والے اپنا انتظام چاہتے ہیں۔ یہہ کارروائی اس پنجابی مثل کی مصداق ٹھہرتی ہے۔ "چُوہڑے دے ہتھ کھوڑا ان خصم تیرے نک وڈھن نوں"۔

نہیں ہوسکتے - ان جعلی نوٹوں کے ذریعہ آجکل دس کا لم سے کم ساٹھ ہزار روپیہ یومیہ برباد ہو رہا ہی - ۔ اِلّا چار سو کر روسی گورنمنٹ نے تمام یورپ کی پولیس سے اس معاملہ میں امداد چاہی ہی کہ جعلسازوں کی گرفتاری میں امداد دیوے ✣ (عام)

پولیس نیوز کا نامہ نگار لکھتا ہی کہ :- پچھلے سال ناظرین پولیس نیوز نے چھاونی میرٹھ کیمپ پوہ قاضی لہر چھاونی روڑکی سے فوجی بندوقوں کا چوری جانا ملاحظہ کیا ہوگا - آج جو میں برگیڈ میجر صاحب کی ملاقات اور کیمپ قاضی کے دیکھنے کو گیا صاحب موصوف نے تذکرۃً فرمایا - کہ آج کی رات کو ارٹر گارڈ گورہ پلٹن سے پانچ رائفل قسم جدید چوری گئے - اور یہہ وقوعہ اس طرح ہوا - کہ پہرہ والے گورہ سپاہی کو چوروں نے پکڑ کر مُنہہ بند کر دیا تاکہ وہ گارڈ کو ہوشیار نہ کر دے - چنانچہ ایسا ہی ہوا - چوروں نے گارڈ کے خاص خیمہ سے بندوقیں چُرائیں اور بھاگ گئے ✣

اگر دیکھا جاوے تو یہہ وقوعہ پچھلے سال سے نرالا سرزد ہوا ہی - پہلے سرحدی چھاونیوں میں اسلحہ جنگ کی چوریاں ہوا کرتی تھیں - جو کابل و قندھار و بلوچستان کی طرف واقع ہیں - مگر کچھہ دنوں سے یہہ جرم ایسا بڑھگیا ہی - کہ اندرونی چھاونیوں خاصکر گورہ فوج سے ہر سال فوجی ہتھیاروں کی چوری ہوتی ہی - جس جرأت کے ساتھہ یہہ وقوعہ ہوا اُس سے ارتکاب جُرم کا خیال اور احتمال اشخاص افغانستان کی نسبت ہوتا ہی جیسا کہ پہلے ہی ثابت ہو چکا ہی - کیونکہ اس ملک میں جہاں ایکٹ اسلحہ نافذ ہی ایسے ہتھیار عموماً کار آمد نہیں ہو سکتے ضلع پولیس ان جرائم کی کارروائی برآمدگی میں شاید کم کامیاب ہوئی ہو - لہذا جسقدر کوشش سرحدی پولیس اور ریلوے پولیس مختلف مقامات پر بالخصوص ملک غیر کے گذرگاہوں پر کرے گی وہ البتہ سودمند ہوسکتی ہی ✣

تنبیہ

مارننگ پوسٹ یکم جنوری ۱۸۹۳ء میں مندرجہ ذیل مراسلت بعنوان تنبیہ شایع ہوئی ہی :-

دغابازی کا اظہار ہر شخص پر فرض ہی - اور اسکی پردہ دری کا بہترین ذریعہ اخبار ہیں :- اخبار انڈین میڈیکل ریکارڈ یکم اکتوبر میں لکھا ہی - کہ کلکتہ میں ایک یورپین عینک فروش میڈیکل ایکٹ (قانون طب) کی خلاف ورزی کر رہا ہی - اور عجب نہیں کہ اپنے آپ کو غلط طور پر ڈاکٹر مشہور کرنے - اور اس طریق سے پبلک کو فریب دینے کی علت میں اُسے کسی روز عدالت میں پیش ہونا پڑے -

یہہ تحریر ایک یورپین سے متعلق ہی - جو پارک شائر کا رہنے والا ہی - اور برسوں سے ان اطراف کے پبلک کو دھوکا دیتا پھرتا ہی - اور جبکا یہاں کی کامیابی سے اسقدر حوصلہ بڑھگیا - کہ اب ایک بہت بڑی اور مالدار منڈی میں جا پہنچا - تاکہ وہاں بھی اپنی عیارانہ چالوں کے نتایج کا امتحان کرے :-

یہہ شخص گورہ فوج میں سپاہی تھا - اور اس کے اعمالنامہ سے ظاہر ہوسکتا ہی کہ اسکا چال چلن کیسا تھا مجھکو ایسا خیال ہی - کہ ایک جرمنی گھڑی ساز نے چند سال ہوئے انبالہ میں انکے نام کٹانے کا معاوضہ دیکر اس سے استعفا دلوادیا - اور اپنے پاس اس کام پر نوکر رکھا - کہ گاہک پیدا کیا کرے :- معلوم ہوتا ہی کہ بعد کو اس نے اپنے جرمنی مربی سے کچھہ تکرار کی اور ایک سفری ناٹک کے طایفہ میں شامل ہوگیا - اور اپنے آپ کو پروفیسر مشہور کیا :- اس کے بعد ممالک ہذا کے ایک مشہور و معروف مقام میں گھڑی ساز - آنکھوں کا حکیم - عینک ساز - اور جوہری بن بیٹھا - اور اپنے نام کے سر پر لفظ ڈاکٹر کا ناموزون پھندنا لگالیا اور مشہور کیا - کہ لنڈن کے امراض چشم کے ہسپتال سے آیا ہوں :- یہہ شخص ایک انجن ڈرایور کا لڑکا ہی - جو پارکشائر میں کسی جگہہ ریلوے پر ملازم ہی - تعلیم سے یہاں تک بے بہرہ - کہ اپنا نام بھی مشکل سے لکھہ سکتا ہی :- امراض چشم کے ہسپتال لنڈن میں یہہ شخص کبھی نہ تھا - شاید دربان رہا ہو - نہ ڈاکٹر ہی - نہ عینک ساز - نہ امراض چشم کا طبیب - نہ گھڑی ساز - اور نہ جوہری - محض پبلک کے دھوکا دینے - اور دغابازی کے لئے اس نے ایک ڈھنگ بنا رکھا ہی :- اہل پولیس اور صاحبان مجسٹریٹ کیا کر رہے ہیں کہ ایسے شخص کو جا بجا پھرنے - اور خلق اللہ کے ساتھہ دغابازی کرکے انکا مال مارنے دیتے ہیں ؟ یہہ بات صرف آپ کے قابل قدر اخبار کے ذریعہ سے حاصل ہوسکتی ہی - کہ پبلک کو ان صفات کے آدمیوں سے خبردار کیا جاوے - اور چونکہ اب اخبار انڈین میڈیکل ریکارڈ نے اس بارہ میں تحریک کی ہی - اُمید ہی - کہ یہہ معاملہ آگے تک بڑھیگا - اور اس پر کامل تحقیقات کیجائیگی - اور افسران و حکام متعلق اسپر ضرور متوجہ ہونگے -

اس قسم کے فریب کچھہ دنوں سے ہندوستان میں بہت پھیلتے جاتے ہیں - لہذا مناسب ہی کہ انکا بخوبی انتظام ہو - اور مرتکبان جُرم کی گوشمالی کیجاوے - توقع ہی کہ اس مقدمہ میں ایسا ہی ہوگا ✣

ڈائنامیٹ کیا ہی

اخبار سائنٹفک امریکن نے ڈائنامیٹ کا کسیقدر حال شایع کیا ہی - جو خالی از دلچسپی نہیں ہی :- یہہ بھک سے اُڑنے والی بارود ہی - اور اُسکا اثر اور صدمہ بیحد

سخت- اور بربادی بخش ہے:۔ اس کے سامنے سیاہ بارود اور گن کاٹن کی کیا حقیقت ہے:۔ ۳- نومبر کو اسپین کے مقام سنتندر میں اک آگبوٹ سے اسباب اُتارتے تھے جس میں شراب کے سے پیپے وغیرہ- اور کسیقدر ڈائنامیٹ تھا:۔ اس آتش گیر سباب کے کچھ حصے میں اتفاق سے آگ لگی- پولیس زیر نگرانی گورنر ڈینامیٹ کے بچانے کے درپئے تھی لیکن بدقسمتی سے جلدی میں زمین پر زور سے گر پڑا- اور اسقدر سخت حادثہ وقوع میں آیا- کہ تمام ساحل متزلزل ہوا- تین سو آدمی فوراً چت ہو گئے- کئی سو آدمی سخت مجروح ہوئے:۔ شہر فاصلہ پر تھا- وہاں کے اکثر مکان منہدم ہو گئے- اور اسباب کا نقصان بے پایان ہوا- جہاز اور آگبوٹ کے پرخچے اُڑ گئے- تمام بندرگاہ اور گھاٹ پر اُنکے پُرزے جہاں جہاں پڑے وہیں آگ لگ گئی- حتّٰی کہ ساٹھ مکان جو لب ساحل تھے سب جل کر راکھ ہو گئے- اور نیز جسقدر کشتیاں اور آگبوٹ بندرگاہ میں تھے ایک بھی باقی نہ بچا:۔ پاس ہی اسٹیشن تھا- اس میں ایک ریلوے ٹرین تھی- اسپر بھی ریزے اُڑ کر پڑے- اور تمام ٹرین مع اسٹیشن کے جل گئی:۔ ڈائنامیٹ کی مقدار پچاس ٹن تھی- شہر کا گورنر اور کئی دیگر عہدہ دار بھی وہیں مر گئے:۔

اس کے بعد اخبار مذکور نے بتلایا ہے- کہ ڈائنامیٹ کیا چیز ہے:۔ یہہ اصل میں سیال ہے (نیٹروگلیسرین) سے بنائی جاتی ہے- اور اسکے اجزا یہہ ہیں گلیسرین اور نیٹرک اور سلفرک ایسڈ- نیٹروگلیسرین اور ایک چیز مثل تیل کے ہوتی ہے- اور اُسکی خاصیت یہہ ہے- کہ ذرا سے دبانے سے نہایت سختی کے ساتھہ بھک سے اُڑ جاتی ہے:۔ اس باعث اُسکا چھونا یا استعمال کرنا سخت خطرناک کام ہے- اس خوف کے رفع کرنے- اور نیز اُسکو بارود کی صورت میں لانے کے لئے ایک جاذب مصالح ملایا جاتا ہے- جو نیٹروگلیسرین کے سیال مادہ کو اپنے مسامات میں لے لیتا ہے- اور استعمال کرتے وقت جو دباؤ ہاتھہ سے پہنچتا ہے- اُسکے اثر کو روکتا ہے- اس صورت میں نیٹروگلیسرین کا نام ڈائنامیٹ ہوتا ہے:۔ جسوقت ڈائنامیٹ کو کافی دباؤ پہنچتا ہے مثلاً زمین پر پھینک دینے سے- یا دیوار سے ٹکرا دینے سے- اسوقت یہہ نہایت زور سے پھٹتا ہے- اور سخت حادثہ پیدا کرتا ہے:۔ اسکی بھک سے اُڑنے کی طاقت بارود سے آٹھہ گنا زیادہ ہے- اور عموماً سُرنگوں کے اُڑانے کے کام میں نہ فقط زیادہ کارآمد ہوتا ہے بلکہ ارزاں بھی پڑتا ہے- بارود ایک جرمن کیمیاگر برتھولڈ شوارز نامے نے تیرہویں صدی کے آغاز میں ایجاد کی تھی- پانسو برس تک برابر استعمال ہوتی رہی سنہ ۱۸۴۶ء میں شون بین صاحب نے اس سے بھی عُمدہ چیز ایجاد کی جسکا نام گن کاٹن ہے اور سنہ ۱۸۴۷ء میں ایک فرنچ کیمیاگر مسمّی اے سوبریرو نے جو پیرس کی لیبوریٹری آف پیلوز میں کام کرتا تھا نیٹروگلیسرین ایجاد کی کہ جس چیز سے تیز تر دوسری نہ ہوگی +

ڈاکوؤں کی دستاندازی

پشاور سے سرحدی بدمعاشی کی خبر آئی ہے- جو بہہ وجوہ قابل انسداد ہے:۔ ۹- جنوری کی رات کو تین پٹھان اکتیسویں پلٹن پنجاب کی لین کے قریب آئے- سنتری کو نشانہ بندوق بنایا- اور تلواروں سے اسکو کاٹ کر اسکی بندوق لیکر فرار ہو گئے:۔ اس کارروائی میں تین فیر لئے گئے- سنتری نے بھی قتل ہونے کے وقت ایک کو نشانہ بنایا تھا جس سے ایک شخص زخمی ہوا- لیکن وہ رفیق بانی کے اسکو بھی اُٹھا کر لے گئے- تاکہ زخم کے باعث گرفتاری میں سہولت ہو:۔ ادہر تو یہہ کارروائی ہوئی- اُدہر تین فیروں کی آواز سنکر تیرہویں لانسرز بنگالہ کے سپاہیوں نے سمجھا کہ ہمیں تیار ہونیکا حکم دیا گیا ہے- فی الحقیقت یہہ فوجی حکم ہے- کہ اگر متواتر تین فیر سنائی دیں- تو سب لوگ فوراً ہتھیار وغیرہ سے لیس ہو جائیں:۔ بعد میں اُنکو معلوم ہوا کہ یہہ فیر افسر کے حکم سے نہیں کئے گئے تھے- بلکہ ڈاکوؤں کی بدمعاشی کا نتیجہ تھے +

مسیحی میلا

مسٹر این ایس متعلقہ یونین چرچ شملہ دہلی کے مسیحی میلے کی کیفیت- جو مقام روشن آرا باغ میں ۲۶- دسمبر سنہ ۱۸۹۳ء کو فراہم ہوا یُوں لکھتے ہیں کہ:-

اس میلے میں بپٹسٹ مشن اور ایس پی جی مشن کے مسیحی شامل تھے:۔ اوّل- آٹھہ آٹھہ آدمیوں کی پارٹی نے مل کر ہندوستانی باجوں کے ساتھہ گیت اور بھجن گائے- اور جو اس نغمہ سرائی میں اوّل درجہ رہے انکو فی پارٹی دو روپیہ انعام تقسیم ہوا- جو دوم درجہ پر تھے اُنکو ایک ایک روپیہ دیا گیا:۔ بعد ازاں دستکاری کی نمائش ہوئی- مثلاً موزہ بنا- آیات بحروف خوشخط لکھنا- جُوتی بنانا- سِلائی وغیرہ- جو اِن کاموں میں چالاک تھے اُنکو بھی انعام مذکورہ بالا دیا گیا:۔ پھر کئی کھیل تماشے ہوئے- اور جب یہہ سب ہو چکا تو جناب پادری کارلین صاحب- اور جناب پادری امام مسیح صاحب نے دربارہ محبت پُرجوش وعظ کئے جنکے ذریعہ اکثر سنگین دل موم ہو گئے- اور خدا کے کلام کی بزرگی ہوئی +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

پروفیسر کسمولر صاحب نے ۳۰ دسمبر کو ۹۰ ویں سال میں قدم رکھا۔ اُنکے بہت دوستوں نے پیغام مبارکبادی بھجوائے ایک پیغام مبارکبادی شہنشاہ جرمنی کی طرف سے تھا :

شہنشاہ جرمنی نے پرنس بسمارک کو بکمال الطاف و کرم پیغام دعوت دیا ہے۔ اس دعوت کو پرنس موصوف نے منظور کر لیا ہے جس سے شہنشاہ نہایت خوش ہیں :

فرانس میں اکثر انگریزی ڈاکٹروں کو حکم ہوا ہے کہ وہ اپنے سائن بورڈوں پر سے **ڈاکٹر** کا لفظ اڑا دیں۔ کیونکہ قانونا کوئی شخص بغیر فرانس کی ڈگری حاصل کئے طبابت نہیں کر سکتا :

اٹلی میں سیونگ بینکوں سے روپیہ بسرعت کھینچ رہا ہے جسکی وجہ بے اطمینانی ہے۔ اس متواتر اور سخت مانگ کے باعث ایک بینک کا دیوالہ نکل گیا۔ حالت نازک ہے :

فرانس میں ایک بخیل عورت جسکی دو ہزار دو سو روپیہ سالانہ آمدنی تھی بھوکھوں مرگئی۔ سعدی کا قول سچ ہے :-

سخیاں ز اموال بر میخورند

بخیلاں غم سیم و زر میخورند

علاقہ یوگنڈا سے مسلمانوں کو ملک بدر کر کے عیسائی لوگ باہم اتفاق سے بسر کیا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں کی حمایت میں مہدی کے پیرو اس علاقہ پر حملہ کرنیکی کوشش کر رہے ہیں :

افواہ ہے کہ ہرات میں امیر صاحب کابل کے سپہ سالار بغاوت پر آمادہ ہیں۔ وجہ بغاوت یہہ کہ اُسکا بھائی کابل میں بجرم قتل مارا گیا :

حیدر آباد۔ جریدہ روزگار ناقل ہے کہ مولوی جواد حسین کا مقدمہ زیر ملاحظہ اعلیحضرت ہے۔ یقین ہے کہ یہہ مقدمہ بہت رنگ لائیگا۔ پمفلٹ والا ڈھنگ دکھائیگا۔ ہنوز دلی دور ہے :

دہلی۔ گنیشی نامے ایک شخص نے ریلوے سٹیشن پر ایک مسافر کو کھانے میں دھتورہ کھلا کر بیہوش کر دیا۔ مجرم گرفتار ہونے پر عدالت ڈپٹی کمشنر بہادر سے ۲ سال قید اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا :

انیس ہند کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ تھانہ بکسر کی تحصیل ہاپوڑ کے متصل ایک موضع میں کسی برہمن کو جنات ایک درخت میں پھانسی دیگئے : کیا ہم یقین کر لیں ؟

ہز اکسلنسی لارڈ لینسڈون ۲۷ جنوری کو ہند سے روانہ ولائت ہوگئے۔ لارڈ ایلجن صاحب بہادر کے حکم سے اُنکی رخصت پر وہی اعزاز برتے گئے جو آپکے داخل کلکتہ ہونے پر برتے گئے تھے :

برہام پور میں ایک چھ سالہ لڑکی اور نو سالہ لڑکے کو دورہ سپرد کیا گیا۔ لڑکی نے ایک شوہر ہوتے ہوتے اُس لڑکے سے شادی کر لی۔ اور لڑکے نے جان بوجھ کر کہ وہ منکوحہ ہے اُس سے شادی کر لی :

بھوپال کے پمفلٹ باز شیخ ضیاء الحق کے نظر بند ہونے کی خبر کی تردید کی گئی ہے۔ بقول موج نربدا شیخ صاحب علیگڈہ میں دندناتے ہیں۔ وزارت بھوپال کو انگوٹھا دکھا رہے ہیں :

کانپور میں ایک شخص نے ایک عورت کو مٹی کے تیل سے تر کر کے آگ لگا دی اور مکان کو مقفل کر کے چلدیا۔ عورت کے شور و غل مچانے پر لوگوں نے اندر جا کر دیکھا کہ وہ جل رہی ہے۔ عورت مرگئی۔ مقدمہ زیر تحقیقات ہے :

مسوری کے مجسٹریٹ نے ایک تعلیم یافتہ کو خفیف جرایم میں یہہ سزا دی کہ تا اِن اللہ کر اسوقت تک جیل خانہ میں رہے جب تک دوسرے کو پڑھنا نہ سکھلائے۔ اور دوسرا جب تک پڑھنا نہ سیکھ لے :

کراچی میں بندوقوں کی چوری کے متعلق دس پٹھان گرفتار ہوئے تھے۔ عدالت چھاؤنی سے بعد تحقیقات ۶ مجرمونکو چار چار سال قید کی سزا ملی۔ اور چار سے پانچ پانچ سو روپیہ کی ضمانتیں طلب کی گئیں۔ اگر نہ دے سکیں تو چھ چھ ماہ قید رہیں گے :

پشاور میں ۳۱ پنجابی پلٹن سے پھر بندوقیں چرانیکی کوشش ہوئی۔ رات کے ساڑھے نو بجے چوروں نے بندوق مار کر ایک سنتری کو گھائل کیا۔ چار چور گرفتار کئے گئے۔ اور ایک مارا گیا :

کانپور گزٹ لکھتا ہے کہ ہوشیار پور میں ایک پنڈت نے نجوم دیکھ کر کہ فائدہ ہوگا گیہوں خرید ے۔ مگر نقصان ہوا۔ نجوم پر بھروسا رکھنے والوں کے لئے یہہ امر غور طلب ہے :

حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں ایک بانجھ عورت نے کسی جوگی کے بہکانے سے اپنے بھتیجے کو مار ڈالا اور پھر اس پر بیٹھ کر غسل کیا تاکہ اسکے اولاد پیدا ہو۔ مقدمہ زیر تحقیقات ہے :

کاموں کے ضلع گوجرانوالہ میں ایک زمیندار کے گھر لڑکی پیدا ہوئی۔ جسکے جسم کا بالائی حصہ بشکل بندر تھا۔ اور حصہ زیرین آدمی کا تھا۔ دو گھنٹے زندہ رہکر مرگئی :

فتحپور سیکری ضلع آگرہ میں ۱۱ جنوری کو ایک گولی بھری بندوق پر مرلی لوہار محمد عبد اللہ ڈاکٹر کا نام کندہ کر رہا تھا۔ اُسکا بھائی رام چند سامنے جھککر دیکھنے لگا۔ اتفاقاً ہتھوڑہ و چھینی کی چوٹ کے صدمہ سے بندوق فیر ہوگئی رامچند کے گولی لگی اور وہ ایک گھنٹہ بعد مرگیا :

لارڈ لینسڈون صاحب کے عہد حکومت میں ہندوستان میں بجائے ۱۶ کے بیس ہزار میل ریل جاری ہوئی۔ اسی عرصہ میں تار ہند بجائے ۹۴ ہزار کے ایک لاکھ ۲۶ ہزار میل ہوگئی ہے :

پشاور بقول تاج الاخبار چھاؤنی میں ایک صاحب بہادر کے خانساماں نے جشن شادی میں دور دور سے منتخب طوائف منگوائے ہیں۔ جنہیں تین تین چار چار سو روپیہ روزانہ دیا جائیگا :

۱۰

"اگر میں نے اُن کے بیچ میں ایسے کام جو کسی دُوسرے نے نہیں کئے۔ نہ کئے ہوتے۔ تو اُن کا گناہ نہ ہوتا" :: یوحنا ۱۵: ۲۴- اور پھر "اے کورزین تجھ پر افسوس! اے بیت صیدا تجھ پر افسوس! کیونکہ یہ معجزے جو تم میں دکھائے گئے۔ اگر صور اور صیدا میں دکھائے جاتے۔ تو وے ٹاٹ اوڑھ کے اور خاک میں بیٹھکے کب کے توبہ کرتے" :: متی ۱۱: ۲۱ :: یے سب باتیں نہایت صاف ہیں۔ اور بیشک یہی معنی رکھتی ہیں کہ ہمارے خداوند نے اپنے معجزات کو اپنی آسمانی رسالت کی اسناد ٹھہرایا :: اسپنوزا کے وقت سے آجتک اہل خیال کی ایک جماعت نے کبھی کبھی یہہ اعتراض کیا ہے۔ کہ معجزات غیر ممکن ہیں۔ لیکن اگر ہم غور کریں۔ تو بخوبی یہہ سوال کر سکتے ہیں۔ کہ کون فانی آدمی معقولیت اور حیا کے ساتھ ایسا دعویٰ کرنے کی جرأت کر سکتا ہے؟ صرف وہی شخص جو جانتا ہے کہ مطلقاً کوئی زندہ خدا نہیں ہے :: صرف وہی جو مطلق دھریہ۔ یا ہمہ اوست کا معتقد ہے :: کیونکہ صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر کوئی خدا ہو۔ تو کسی محض انسان کا دعویٰ کرنا۔ کہ معجزہ غیر ممکن ہے نامناسب اور جنبہ بازی کی بات ہے :: ہم جانتے ہیں کہ خدا نے وقت بوقت خلقت میں نئی ابتدا پیدا کرنے کے لئے مداخلت کی ہے۔ اور فی الحقیقت یہی ایک معجزہ ہے :: جبکہ علم ترکیب زمین ہماری آنکھوں کے سامنے زمین کی تواریخ کے دفتر کو کھولتا ہے۔ تو آخر کو ہم ایک وقت تک پہنچتے ہیں۔ جبکہ آدمی فی الواقع زمین پر موجود نہ تھا :: اِس جانب آدمی ہے۔ لیکن اُس جانب آدمی موجود نہ تھا اور اِن دونوں صفحوں کے درمیان وہ پیدا کیا گیا :: لیکن اُسکا پیدا ہونا خواہ بطور پیدایش فوری یا بطور ترقی صورت ہو۔ ایک نئی ابتدا تھی۔ اور خدا کی طرف سے حقیقتاً ایک فوق الخلقت کام تھا؛ اور اگر خدا اُسوقت ایک فوق الخلقت کام کر سکا۔ تو ہم خیال نہیں کر سکتے۔ کہ وہ جو ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہے۔ اپنی مرضی کے ایک عمل راست سے۔ نیچر میں اب ایک نئی ابتدا پیدا کرنے کے ناقابل ہے۔ اور اب کوئی فوق الخلقت کام نہیں کر سکتا ہے :: تمام نیچر خدا کی ہے۔ اُس کے مادے۔ قوتیں۔ اور قوانین خدا کے مادے۔ قوتیں۔ اور قوانین ہیں۔ اور ایسا خیال کرنا منا ہوگا کہ وہ اُسکے فرمانبردار خادم نہیں ہیں - اور کہ وہ فوق الخلقت مطالب۔ یا فوق الخلقت

۷

کی خواہش کرنا ہے۔ جس میں جلانے کی طاقت نہ ہو۔ یا ایک مادہ کی جس میں قوت جاذبہ نہ ہو۔ یا قوت برقی۔ جس میں جنبش دینے کی قوت نہ ہو۔ یا ایک روح کی جس میں آزاد مرضی نہ ہو +

الہام ایک فوق الخلقت بات ہے۔ اور اس امر کا بمشکل انکار ہو سکتا ہے۔ کہ الہام ایک دلخواہ شے ہے۔ اور اس کا منتظر ہونا نامعقول بات نہیں ہے :: ایک ایسی دُنیا میں جس میں غیر فانی آدمی گناہ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اور اُن خرابیوں کے جو اِس عالم میں گناہ کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ اور عالم عقبےٰ میں اُس عذاب کے جو بالامکان گناہ کا نتیجہ ہے سزاوار ہیں۔ جس میں تمام زمانوں میں سرگرم روحوں نے گہری اور سنسان تاریکی میں بڑی جگر سوزی سے جھانک کر دل خواہش اور کوشش کی۔ اور روشنی اور ظہور نور کے لئے چلاتے ہیں۔ ایک ایسی دُنیا میں جس میں موت سلطنت کرتی ہے۔ اور لوگ جونہی اُسکے خوفناک سایہ کو اپنے اوپر تاریکی پھیلاتا ہوا معلوم کرتے یہہ جاننے کے لئے کہ کیا کوئی عالم عقبیٰ۔ کوئی بہشت۔ یا دوزخ۔ یا دونوں ہونگے۔ ایک ہیبت ناک اندیشہ سے بھر جاتے ہیں :: ایک ایسی دُنیا میں جہاں انسان حالت شک میں ہیں۔ کہ گم شدگان کے لئے کوئی سبیل نجات ہے۔ یا نہیں۔ اور اگر ہے۔ تو وہ کیونکر حاصل ہوتی ہے اور اِس بات میں قیاس خلاف قیاس کے۔ اور خیال خلاف خیال کے۔ قاعدہ خلاف قاعدہ کے لڑتا ہے۔ کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ ایسی حالت میں ایک تحقیق الہام ہی ایسی چیز ہے۔ جو از حد مطلوب ہے :: اُن لوگوں کے نزدیک جو ایک زندہ خدا پر ایمان لاتے ہیں۔ یہہ بات غیر ممکن نہیں معلوم ہوتی :: اُنہیں جو خدا کی نسبت یہہ خیال رکھتے ہیں کہ خدا ایک اعلیٰ ہستی ہے۔ جو پدرانہ خوبی و محبت رکھتا ہے۔ یہہ امر خلاف قیاس نہیں۔ لیکن نہایت قریب العقل معلوم ہوگا۔ کہ وہ اپنے فرزندوں پر اُس سچائی کو ظاہر کرے جس کے لئے وہ اِس قدر بیحد ضرورت رکھتے۔ اور اِس قدر سرگرمی سے چلاتے۔ اور جس کا جاننا اُن کے لئے مقدم ضرورت ہے۔ اور جس کو۔ جیسا کہ تمام تواریخ سے ثابت ہوتا ہے۔ وہ اپنے واسطے یقین کے معقول درجہ تک دریافت نہیں کر سکتے ہیں +

لیکن جب ہم ایسے الہام کی نسبت خیال کرتے ہیں۔ تو فوراً یہہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ کیونکر

فی الحقیقت آسمانی الہام ثابت ہو سکتا ہے؟ کیونکر معلوم ہو سکتا۔ کہ پیغمبر خدا کی طرف سے معتبر اور مستند رسول ہے؟ ان باتوں کا صاف جواب یہہ ہے کہ وہ معجزہ ہی سے ثابت ہوگا ۔ اس میں شک نہیں کہ پیغمبر کا اخلاقی چلن درست ہونا ضرور ہے لیکن یہہ بجود کافی ثبوت نہیں ہے۔ کیونکہ بہت لوگ بہترین اشخاص ہوئے ہیں۔ مگر انہوں نے اُس صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے۔ جو انسانی عقل کی دسترس سے باہر ہے خدا کی طرف سے اختیار نہیں پایا ۔ اس لئے ہم کہتے ہیں۔ کہ الٰہی پیغامبر کی اسناد ضرور معجزات ہونے چاہئیں ❖

یہہ ایک یقینی بات ہے۔ کہ انسانی طبیعت۔ جبکہ خالص اور بے طرفدار ہو۔ معمولاً اور طبعاً معجزات کو الٰہی مستند رسول کے لئے مناسب اسناد خیال کرتی ہے ۔ تمام زمانوں میں اکثر آدمیوں نے یہہ ہی رائے قایم رکھی ہے۔ اور باوجود فیلسوفوں کے دقیق مباحثہ کے کبھی کوئی بات اس اعتقاد کو انسان کی عام طبیعت سے ہٹا نہ سکیگی ۔ کیونکہ طبعی منطق۔ اور عملی عقل عام ہی بیک نظر معلوم کر سکتے ہیں کہ فوق الخلقت رسالت کو کوئی چیز ثابت نہیں کر سکتی۔ لیکن فوق الخلقت اسناد ۔ کوئی اَور چیز نہیں۔ لیکن علم ہندسہ یا موسیقی کی طاقت کے صاف اظہارات ہم پر ثابت کر سکینگے۔ کہ ایک شخص جو بالکل اجنبی ہے وہ ایک بڑا مہندس۔ یا گویا ہے۔ اسی طرح کوئی اَور چیز نہیں لیکن فوق الخلقت اسناد۔ یا معجزات ایک پیغمبر کو فوق الخلقت رسالت کیطرح لا ثابت کر سکتے ہیں ۔ بعض طبعی اسناد کسی ظاہری معلم صداقت کو فوق الخلقت محتاز یادہ تر ثابت نہیں کر سکتیں بہ نسبت اس کے کہ انگریزی بولنے یا لکھنے کی قابلیت مذکورہ بالا اجنبی شخص کو ایک بڑا مہندس یا گویا ثابت کر سکے ۔ ضرور ہے کہ ثبوت اُس چیز کے مطابق ہو جو ثابت کی جاتی ہے۔ اور صریحاً اُس پر مشتمل ہو ۔ لہذا صاف اس مقدمہ کی رُوئیداد سے اَور کوئی چیز نہیں۔ لیکن ایک فوق الخلقت فعل ہی فوق الخلقت رسالت کو ثابت کر سکتا ہے۔ کوئی چیز نہیں۔ لیکن معجزات کسی شخص کو خدا کی طرف سے مستند پیغمبر فوراً اور حسب دلخواہ ثابت کر سکتے ہیں ۔ نہ تو صرف اخلاقی تعلیم کی عمدگی نہ معلم کا بظاہر اخلاقی چلن۔ نہ ہر دو باہم۔ اس طلب کے لئے کافی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ

ممکن ہے کہ یہہ سب باتیں محض انسانیت کی دسترس کے اندر ہوں ۔ کسی معلم فوق الخلقت صداقت کو یعنی اُس صداقت کو جو محض انسانی طاقت سے باہر ہے۔ کافی طور پر معتبر ثابت کرنے کے لئے معجزات ضروری ہیں۔ کم از کم وہ زیادہ تر درست اور مناسب ثبوت ہیں ۔ اس لئے موزلی کا قول درست ہے کہ "ایک فوق الخلقت ماجرا فوق الخلقت تعلیم کا معقول ثبوت ہے" ۔ اور منسل کا قول ہے کہ "ایک فوق الخلقت اور فوق الانسان اختیار کو ثابت کرنے کے لئے فوق الانسان شہادت ضرور ہے" ۔ جے آیس مل بھی بکشادہ دلی اقرار کرتا ہے کہ "کوئی الہام ثابت نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اگر اس کے لئے ظاہری گواہی یعنی فوق الخلقت ماجروں کا اظہار نہ ہو۔" بٹلر کہتا ہے کہ "الہام اعجازی ہے اور معجزات اُس کا ثبوت ہیں" ❖

اس امر کا بمشکل انکار۔ یا شک کیا جا سکتا ہے۔ کہ خود خداوند یسوع مسیح نے اپنے معجزات کو اپنے الٰہی اختیار اور رسالت کی اسناد ٹھہرایا ہے ۔ اکثر آیات میں وہ نہایت صفائی سے ظاہر کرتا ہے۔ کہ اُن کا مطلب کیا ہے۔ اور اُن کی کیا تاثیر و نتیجہ ہوگا ۔ وہ فرماتا ہے کہ "میرے پاس یوحنا کی گواہی سے ایک بڑی گواہی ہے۔ اس لئے کہ یہ کام جو باپ نے مجھے سونپے ہیں۔ تاکہ پورے کروں یعنی یہ کام جو میں کرتا ہوں مجھ پر گواہی دیتے ہیں۔ کہ باپ نے مجھے بھیجا ہے" ۔ یوحنا ۵ : ۳۶ اور وہ پھر فرماتا ہے۔ کہ "جو کام میں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں۔ سو میرے گواہ ہیں" ۔ یوحنا ۱۰ : ۲۵ ۔ جبکہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے شاگرد اس کے پاس آئے۔ تاکہ دریافت کریں۔ کہ وہ حقیقی مسیح ہے کہ نہیں۔ اُسنے جواب دیا۔ کہ "جاکے جو کچھ تم نے دیکھا اور سُنا ہے یوحنا سے بیان کرو کہ اندھے دیکھتے ہیں۔ لنگڑے چلتے ہیں۔ کوڑھی چنگے ہوتے ہیں۔ بہرے سُنتے ہیں۔ مُردے جلائے جاتے ہیں" ۔ لوقا ۷ : ۲۲ ۔ جب جو یہودیوں کو اُسنے جواب دیا۔ کہ "تاکہ تم جانو کہ ابن آدم زمین پر گناہ معاف کرنیکا اختیار رکھتا ہے۔ تب اُسنے جھولے کے مارے سے کہا اُٹھ اپنی چارپائی اُٹھالے۔ اور اپنے گھر کو چلا جا" ۔ متی ۹ : ۶ و ۷ ۔ اس کے مطابق ہم معلوم کرتے ہیں کہ یہودی لوگ اُس گواہی کو۔ ذکر نے سے جو اُس کے معجزوں سے تھی۔ نہایت تصور وار ٹھہرائے گئے

بقیہ روئیداد جلسہ میونسپل کمیٹی لودیانہ

نمبر ۹ - رپورٹ تحصیلدار صاحب چونگی مشعر اسکے کہ واسطے چونگی خانہ ایک دری خرید ہو کر عطا ہو تخمینہ صہ ۸

تجویز ہوئی کہ خرید دری جسکا تخمینہ صہ ۸ روپیہ ہی منظور کیا جاوے +

نمبر ۱۰ - رپورٹ مد محرر میونسپل بدرخواست رکھے جانے پنکھہ قلی واسطے دفتر میونسپل و حکم صاحب پریزیڈنٹ کہ پنکھا قلی رکھا جاوے۔ منظوری کمیٹی حاصل کیجاوے

تجویز ہوئی کہ تقرر پنکھا قلی منظور کیا جاوے +

نمبر ۱۱ - روبکار جناب صاحب سول سرجن بہادر مورخہ ۱۲ - مئی سنہ ۱۸۹۳ء کہ جو چپراسی شفاخانہ کا ہی اُسکی تنخواہ للعہ بہت کم ہی بجائے چار روپیہ کے ۴ ہونے چاہئیں +

تجویز ہوئی کہ رپورٹ کے لئے بخدمت سب کمیٹی شفاخانہ مرسل ہووے جس میں یہہ درج ہو کہ کیا کارروائی کرنی چاہئے +

نمبر ۱۲ - درخواست شیرا و مولا و محمد بخش پنکھا کشان میونسپل کہ ہماری تنخواہ میں ایک روپیہ اضافہ فرمایا جاوے یعنے بجاے ۳ کے للعہ ۴ معہ رپورٹ شرف عالت +

تجویز ہوئی کہ حکم صاحب پریزیڈنٹ قائم رہے اور آیندہ پنکھا قلی بشرح للعہ ماہوار تنخواہ پاویں +

نمبر ۱۳ - نوٹس لالہ دیوی چند مالک شاخ شفاخانہ بنام مرزا امام الدین انچارج شاخ شفاخانہ مشعر اسکے کہ آئندہ کو کرایہ مکان شفاخانہ کا ع۵ روپیہ ماہوار دینا منظور ہو تو بہتر ورنہ مکان کو پندرہ روز کے اندر خالی کرو معہ دیگر سوال دو نیچند و دیوی چند مالکان گھاس منڈی مشعر اسکے کہ مکان گھاس منڈی میں تعمیر شفاخانہ سے کمیٹی زیر بار ہوگی اگر ہم کو حکم ہو متصل اُسکے شفاخانہ تعمیر کر دیتے ہیں۔ بشرطیکہ کرایہ واسطے دوام کے مقرر ہونا چاہئے +

تجویز ہوئی کہ کارروائی در بارہ درخواست حصول اراضی ملتوی رہے اور کاغذات بغرض اظہار رائے در بارہ امور متذکرہ عرضی لالہ دیوی چند سپرد صاحب سول سرجن بہادر کے جاویں صاحب سول سرجن تخمینہ وغیرہ خرچ جو ضروری ہوگا پیش کریں اور اورسیر صاحب سول سرجن بہادر کو تخمینہ وغیرہ میں مدد دیوے +

نمبر ۱۴ - رپورٹ تحصیلدار صاحب مشعر نیلام کرنے ٹھیکہ زمین خشک متصل چاہ ملکہ بتفصیل ذیل بمقابلہ ع۹ +

تجویز ہوئی کہ کارروائی صاحب پریزیڈنٹ منظور کی جاوے +

نمبر ۱۵ - رپورٹ صاحب سول سرجن بہادر مورخہ ۲۲ مئی سنہ ۱۸۹۳ء مشعر اسکے کہ ماتو پید اکثر صحیح نہیں آتے +

تجویز ہوئی کہ بواپسی بخدمت ڈاکٹر صاحب التماس کیا جاوے کہ اُسکے صحیح ہونے کی بابت کیا انتظام کیا جاوے اپنی رائے تحریر کریں +

نمبر ۱۶ - درخواست مولوی مشتاق احمد مدرس براو منظوری ایزادی رخصت دو یوم علاوہ رخصت سابقہ کے +

تجویز ہوئی کہ اضافہ رخصت دو یوم علاوہ رخصت منظور کیا جاوے +

نمبر ۱۷ - رپورٹ سب کمیٹی صفائی باطلاع ٹھیکہ پر دینے چاہ نمبر ۴ واسطے صفائی نالیات بمقابلہ ع۵ جس میں ایک جوڑی و دو نفر آدمی ولادن ٹھیکہ دار کا ہوگا بنام بولاقی خاں و عصمت خاں باہیوال معہ دیگر درخواست الہی بخش تعدادی لہ ع۵ +

تجویز ہوئی کہ درخواست تقرری جوڑی وغیرہ تعین لہ ع۵ ماہوار منظور کیا جاوے سب کمیٹی صفائی کو اطلاع دیجاوے +

نمبر ۱۸ - سوال سندھی ٹھیکہ دار باغیچہ بشکایت نتھو مالی کہ پانی باغیچہ کو نہیں پہنچتا و رپورٹ سب کمیٹی باغیچہ کہ یہہ شکایت غلط ہی باغیچہ بخوبی سر سبز ہی اور مالی کو ہدایت ہو کہ ہر روز آٹھ آٹھ گھنٹہ کنواں چلایا کرے +

اطلاع ہوئی +

نمبر ۱۹ - سوال سندھی ٹھیکہ دار بسود رخصتی باغیچہ براو ٹھیکہ پر ملنے گھاس باغیچہ کے بمقابلہ ع۵ بلا و رپورٹ سب کمیٹی کہ زبانی مالی معلوم ہوا کہ گھاس بیلان باغیچہ کو کھلایا جاتا ہی اس لئے مالی کو ہدایت کی گئی ہی کہ گھاس باہر نہ جاوے اور اگر ملازمان ٹھیکہ دار نقصان لکڑی باغیچہ کا کریں تو اُن کو پکڑے +

اطلاع ہوئی +

نمبر ۲۰ - رپورٹ اہلمد ڈسٹرکٹ فنڈ بحوالہ رزولیوشن نمبر ۱ مورخہ ۲ مئی سنہ ۱۸۹۳ء کہ لوکل جملہ اخراجات شفاخانہ ا ع۵ سالانہ میونسپل کو دیا جاتا ہی حسب قاعدہ میونسپل کُل اخراجات کے ہی بذریعہ حکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر +

تجویز ہوئی کہ سب کمیٹی شفاخانہ رائے پیش کرے +

باقی آئندہ

پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

فہرست کتب جو عام مسیحی خواتین مسیحی بچوں اور مسیحی سکولوں کے کام آئیں

گیت و بھجن

مزامیر مع مجاہد اردو ۱ر
ہندوستانی کلیسیائی گیتوں کی کتاب اردو و رومن ۵ر
گیت کی بڑی کتاب ۔۔ ۱۰ر و ۱۲ر
گیتانجلی ۔۔ ۳ر و ۴ر
گیت مالا اردو ۰ر
سنڈے سکول کی گیت کی کتاب اردو و رومن ۰ر
غذائے روح ۔۔ ۶ر و ۱۲ر
راحت دل اردو و رومن و پنجابی منشی حرمت مسیح صاحب ۲ر و ۳ر

سوال و جواب

بائبل کے سوال جواب کی کتاب اردو ۲ر
دینی سوالات مع جوابات آیات کلامی ۔۔ ۰ر
دین کی بابت سوال و جواب ۔۔ ۔ر
کلیسیا کے سوال جواب اردو و پنجابی ۰ر
سوال جواب اور گیت اردو ۔ر
سوالات علم الٰہی ۱ر

خاص آیتیں

تسلی بخش آیات اردو ۸ر
آیات منتخبہ ۔۔ ۔ر
کلام اللہ ۔۔ مترجمہ مسیحی شیر سنگھ صاحب ۸ر
خاص آیتیں ۔۔ ۰ر
منتخبات بائبل ۲ر

یہ کتابیں مسیحی خواتین کے لئے نہایت مفید ہیں۔ اسکے علاوہ مسیحی مذہب کے متعلق ہر قسم کی کتابیں اور بائبل مختلف زبانوں انگریزی اردو ہندی پنجابی وغیرہ میں موجود رہتی ہیں۔ خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہئیے

اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

اشتہار

ایک محنت کش کیتھولک کی ضرورت ہے۔ جو صرف خدا کے واسطے اپنی زندگی کاٹنا چاہتا ہے۔ و نیز لوگوں کے روحانی فائدے کا طالب ہو۔ مجھ مشتہر کے پاس درخواست کر کے گذران وغیرہ کا فیصلہ کر لیوے ؛

المشتہر
پادری فریڈرک پیرل ڈیرہ اسمٰعیلخاں

سی ایم ایس ہائی سکول آگرہ

یہ سکول لڑکیوں کے واسطے قائم کیا گیا ہے۔ اور اس میں ادنیٰ سٹینڈرڈ سے لیکر الٰہ آباد یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس تک تعلیم دیجاتی ہے۔ سکول مذکورہ کے متعلق کسی امر کی نسبت کچھ دریافت کرنا ہو تو پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں:۔

مس ٹامسن سی ایم ایس گرلز سکول۔ آگرہ

شعر و سخن

سلام

جو سلامی شہ ابرار کا منظور ہوا
رشک قیصر ہوا اور غیرت فغفور ہوا
جس نے دعوائے مسیحا بجز اس کے کیا
مورد لعن الٰہی ہوا مقہور ہوا
مصرعے شعلے ہیں تو نقطے ہیں شرارے آتش
خانۂ نعت ہمارا شجرِ طور ہوا
ذات اقدس کی تجلی کا تھا مظہر وہ وجود
شب دیجور جہاں کے لئے جو نور ہوا
مژدۂ بخشش سرکار مسیحا سنکر
دل مغموم گنہگار کا مسرور ہوا
محویت ذکر خدا میں اُسے ایام کی تغییر
روح عرفان مسیحی سے جو معمور ہوا

لودھیانہ

ہفتہ زیر اشاعت میں دو تین روز تک پھر ابر و باران نے اپنا رنگ جمایا۔ آفتاب عالمتاب کو مشتاقان تابش سے چھپایا۔ اب دو تین روز سے مطلع صاف ہے۔ مگر سردی بشدت پڑتی ہے۔ فصل عمدہ حالت میں ہے۔ زیادہ بارش کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی ؛

نوٹس

بعض صاحبان کتب دینی کے لئے چٹھیاں اور پوسٹ کارڈ مطبع ہذا میں بھیجتے ہیں۔ جنکے جوابات لکھنے میں دقت ہوتی ہے۔ لہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ مطبع ہذا سے کتب فروخت نہیں کی جاتیں۔ صرف یہاں چھپتی ہیں اور ان سوسائٹیوں کو جنکی طرف سے چھپوائی جاتی ہیں بھیج دی جاتی ہیں۔ جو صاحب کوئی کتاب چاہیں پنجاب ریلجس بک ڈپو لاہور۔ انارکلی سے منگا سکتے ہیں ؛

پادری سی بی نیوٹن صاحب مینجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ آیم سی ایلی کے اہتمام سے چھپا